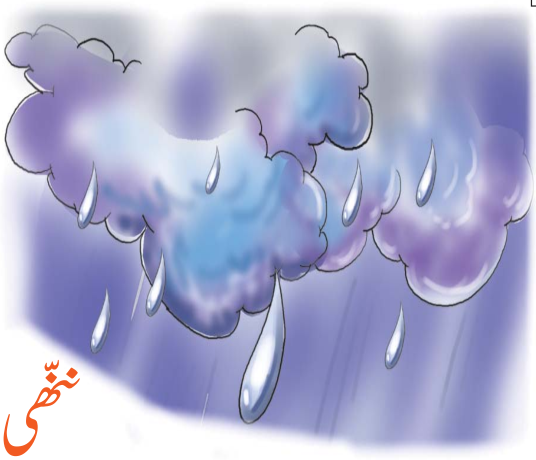

ننھّی بوُند کا حوصلہ

ایک بار ایسا ہوا برسات میں   سرد، لمبی گھُپ اندھیری رات میں
ایک ننھّی بوُند آنکھیں میچتی   ہچکچاتی سانس اندر کھینچتی
چھوڑ کر بادل کا پہلو جب چلی   دِل ہی دِل میں سوچ کر ڈرنے لگی
یہ بھیانک رات اور لمبا سفر   راستہ بھی کچھ نہیں آتا نظر
کیا بھروسہ آگ میں گِر جاؤں میں   پھر نہ کچھ اپنا پتا بھی پاؤں میں

یہ بھی ممکن ہے مِلوں میں خاک میں
موت بیٹھی ہو نہ میری تاک میں!

اس نے پھر سوچا کہ قسمت کا لکھا   جو بھی ہوگا سامنے آجائے گا
سوچ کر انجام اپنا کیوں ڈروں   ڈر کے میں مرنے سے پہلے کیوں مروں
کیا ضروری ہے گِروں میں ریت پر   یہ بھی ممکن ہے گِروں میں کھیت پر
خار پر گرنے سے مجھ کو کیوں ہراس؟   یہ بھی ممکن ہے بجھاؤں اس کی پیاس
بوُند نے چھوڑا خدا پر فیصلہ   اس کے دل میں حوصلہ پیدا ہوا
ہوکے بے پروا خوشی میں جھومتی   آ گئی دریا پہ، اس سے جا ملی

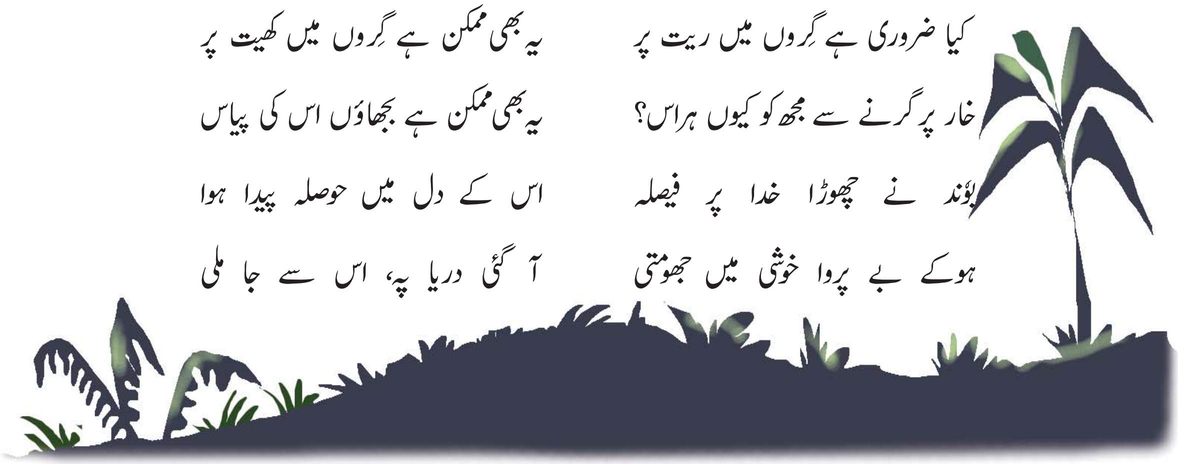

تھی اُسی دریا میں اک سیپی کھلی
بُوند اس میں جا گِری موتی بنی

عصمت جاوید

سوالات

1۔ ننّھی بُوند بادل کے پہلو سے نکل کر کیوں ڈر رہی تھی؟
2۔ ننّھی بُوند نے کیا سوچ کر اپنا حوصلہ بڑھایا؟
3۔ حوصلہ پیدا ہونے پر اس کی کیا کیفیت ہوئی؟
4۔ ننّھی بُوند کا انجام کیا ہوا؟